حضرت یوسف

اور اُن کے بھائی

hazrat yūsuf aur un ke bhāī

Hazrat Yusuf and His Brothers

(Urdu—Persian script)

© 2022 Chashma Media.

published and printed by
Good Word Communication Services Pvt. Ltd.
New Delhi, INDIA

Bible text is from UGV.
illus.: Jim Padgett (https://sweetpublishing.com)

for enquiries or to request more copies:
askandanswer786@gmail.com

حضرت ابراہیم کا ایک بیٹا تھا—اسحاق۔ اسحاق کے دو بیٹے تھے۔ اِن میں سے ایک یعقوب تھا جس کے 12 بیٹے پیدا ہوئے۔ اِن میں سے ایک یوسف تھا۔ یوسف کی دل چسپ کہانی تورات میں لکھا ہے:

یوسف کے خواب

یعقوب ملکِ کنعان میں رہتا تھا جہاں پہلے اُس کا باپ بھی پردیسی تھا۔ اُس وقت یعقوب کا بیٹا یوسف 17 سال کا تھا۔ وہ اپنے بھائیوں کے ساتھ بھیڑبکریوں کی دیکھ بھال کرتا تھا۔ یوسف اپنے باپ کو اپنے بھائیوں کی بُری حرکتوں کی اطلاع دیا کرتا تھا۔

یعقوب یوسف کو اپنے تمام بیٹوں کی نسبت زیادہ پیار کرتا تھا۔ اِس لئے یعقوب نے اُس کے لئے ایک خاص رنگ دار لباس بنوایا۔ جب اُس کے بھائیوں نے دیکھا کہ ہمارا باپ یوسف کو ہم سے زیادہ پیار کرتا ہے تو وہ اُس سے نفرت کرنے لگے اور ادب سے اُس سے بات نہیں کرتے تھے۔

ایک رات یوسف نے خواب دیکھا۔ جب اُس نے اپنے بھائیوں کو خواب سنایا تو وہ اُس سے اَور بھی نفرت کرنے لگے۔ اُس نے کہا،

”سنو، مَیں نے خواب دیکھا۔ ہم سب کھیت میں پُولے باندھ رہے تھے کہ میرا پُولا کھڑا ہو گیا۔ آپ کے پُولے میرے پُولے کے ارد گرد جمع ہو کر اُس کے سامنے جھک گئے۔“

اُس کے بھائیوں نے کہا، "اچھا، تُو بادشاہ بن کر ہم پر حکومت کرے گا؟" اُس کے خوابوں اور اُس کی باتوں کے سبب سے اُن کی اُس سے نفرت مزید بڑھ گئی۔

کچھ دیر کے بعد یوسف نے ایک اَور خواب دیکھا۔ اُس نے اپنے بھائیوں سے کہا، "مَیں نے ایک اَور خواب دیکھا ہے۔ اُس میں سورج، چاند اور گیارہ ستارے میرے سامنے جھک گئے۔" اُس نے یہ خواب اپنے باپ کو بھی سنایا تو اُس نے اُسے ڈانٹا۔

اُس نے کہا، "یہ کیسا خواب ہے جو تُو نے دیکھا! یہ کیسی بات ہے کہ مَیں، تیری ماں اور تیرے بھائی آ کر تیرے سامنے زمین تک جھک جائیں؟" نتیجے میں اُس کے بھائی اُس سے بہت حسد کرنے لگے۔ لیکن اُس کے باپ نے دل میں یہ بات محفوظ رکھی۔

یوسف کو بیچا جاتا ہے

ایک دن جب یوسف کے بھائی اپنے باپ کے ریوڑ چَرانے کے لئے سِکم تک پہنچ گئے تھے تو یعقوب نے یوسف سے کہا، "تیرے بھائی سِکم میں ریوڑوں کو چَرا رہے ہیں۔ جا کر معلوم کر کہ تیرے بھائی اور اُن کے ساتھ کے ریوڑ خیریت سے ہیں کہ نہیں۔ پھر واپس آ کر مجھے بتا دینا۔" یہ سن کر یوسف اپنے بھائیوں کے پیچھے چلا گیا۔

جب یوسف ابھی دُور سے نظر آیا تو اُس کے بھائیوں نے اُس کے پہنچنے سے پہلے اُسے قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اُنہوں نے کہا، "دیکھو، خواب دیکھنے والا آ رہا ہے۔ آؤ، ہم اُسے مار ڈالیں اور اُس کی لاش کسی گڑھے میں پھینک دیں۔ ہم کہیں گے کہ کسی وحشی جانور نے اُسے پھاڑ کھایا ہے۔ پھر پتا چلے گا کہ اُس کے خوابوں کی کیا حقیقت ہے۔"

جوں ہی یوسف اپنے بھائیوں کے پاس پہنچا اُنھوں نے اُس کا رنگ دار لباس اُتار کر یوسف کو گڑھے میں پھینک دیا۔ گڑھا خالی تھا، اُس میں پانی نہیں تھا۔ پھر وہ روٹی کھانے کے لئے بیٹھ گئے۔

اچانک اسمٰعیلیوں کا ایک قافلہ نظر آیا۔ وہ مصر جا رہے تھے۔ چنانچہ جب تاجر وہاں سے گزرے تو بھائیوں نے یوسف کو کھینچ کر گڑھے سے نکالا اور چاندی کے 20 سِکوں کے عوض بیچ ڈالا۔ اسمٰعیلی اُسے لے کر مصر چلے گئے۔

تب اُنہوں نے بکرا ذبح کر کے یوسف کا لباس اُس کے خون میں ڈبویا، پھر رنگ دار لباس اِس خبر کے ساتھ اپنے باپ کو بھجوا دیا کہ "ہمیں یہ ملا ہے۔ اِسے غور سے دیکھیں۔ یہ آپ کے بیٹے کا لباس تو نہیں؟"

یعقوب نے اُسے پہچان لیا اور کہا، "بے شک اُسی کا ہے۔ کسی وحشی جانور نے اُسے پھاڑ کھایا ہے۔ یقیناً یوسف کو پھاڑ دیا گیا ہے۔" یعقوب نے غم کے مارے اپنے کپڑے پھاڑے اور اپنی کمر سے ٹاٹ اوڑھ کر بڑی دیر تک اپنے بیٹے کے لئے ماتم کرتا رہا۔

اسمٰعیلیوں نے یوسف کو مصر لے جا کر بیچ دیا تھا۔ مصر کے بادشاہ کے ایک اعلیٰ افسر بنام فوطی فار نے اُسے خرید لیا۔ رب یوسف کے ساتھ تھا۔ جو بھی کام وہ کرتا اُس میں کامیاب رہتا۔ وہ اپنے مصری مالک کے گھر میں رہتا تھا جس نے دیکھا کہ رب یوسف کے ساتھ

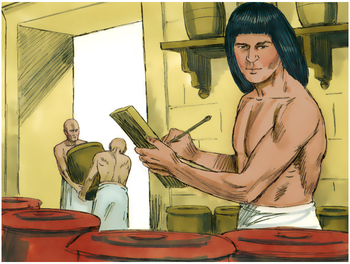

ہے اور اُسے ہر کام میں
کامیابی دیتا ہے۔ چنانچہ فوطی
فار نے اُسے اپنے گھرانے
کے انتظام پر مقرر کیا اور
اپنی پوری ملکیت اُس کے
سپرد کر دی۔جس وقت سے فوطی فار نے اپنے گھرانے کا انتظام اور
پوری ملکیت یوسف کے سپرد کی اُس وقت سے رب نے فوطی فار کو
یوسف کے سبب سے برکت دی۔ اُس کی برکت فوطی فار کی ہر چیز
پر تھی۔

یوسف اور فوطی فار کی بیوی

یوسف نہایت خوب صورت آدمی تھا۔ کچھ دیر کے بعد اُس کے مالک
کی بیوی کی آنکھ اُس پر لگی۔ اُس نے اُس سے کہا، ”میرے ساتھ ہم
بستر ہو!“

یوسف انکار کر کے کہنے لگا، ”مَیں کس طرح اللہ کا گناہ کروں؟“

مالک کی بیوی روز بہ روز یوسف کے پیچھے پڑی رہی کہ میرے ساتھ ہم بستر ہو۔لیکن وہ ہمیشہ انکار کرتا رہا۔

ایک دن وہ کام کرنے کے لئے گھر میں گیا۔ گھر میں اَور کوئی نوکر نہیں تھا۔ فوطی فار کی بیوی نے یوسف کا لباس پکڑ کر کہا، "میرے ساتھ ہم بستر ہو!" یوسف بھاگ کر باہر چلا گیا لیکن اُس کا لباس پیچھے عورت کے ہاتھ میں ہی رہ گیا۔ اُس نے مالک کے آنے تک یوسف کا لباس اپنے پاس رکھا۔ جب وہ گھر واپس آیا تو اُس نے کہا، "یہ عبرانی غلام جو آپ لے آئے ہیں میری تذلیل کے لئے میرے پاس آیا۔ لیکن جب مَیں مدد کے لئے چیخنے لگی تو وہ اپنا لباس چھوڑ کر بھاگ گیا۔"

یوسف قید خانے میں

یہ سن کر فوطی فار بڑے غصے میں آ گیا۔ اُس نے یوسف کو گرفتار کر کے اُس جیل میں ڈال دیا جہاں بادشاہ کے قیدی رکھے جاتے تھے۔ وہیں وہ رہا۔ لیکن رب یوسف کے ساتھ تھا۔ اُس نے اُس پر مہربانی کی اور اُسے قیدخانے کے داروغہ کی نظر میں مقبول کیا۔ یوسف یہاں تک مقبول ہوا کہ داروغہ نے تمام قیدیوں کو اُس کے سپرد کر کے اُسے پورا انتظام چلانے کی ذمہ داری دی۔ داروغہ کو کسی بھی معاملے کی فکر نہ رہی، کیونکہ رب یوسف کے ساتھ تھا اور اُسے ہر کام میں کامیابی بخشی۔

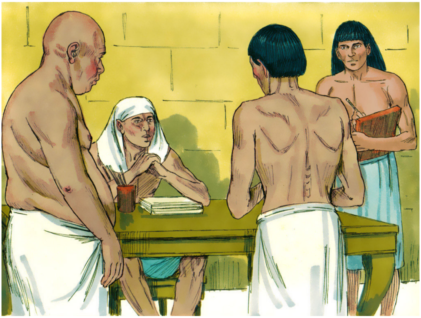

دو قیدیوں کے خواب

کچھ دیر کے بعد یوں ہوا کہ مصر کے بادشاہ کے سردار ساقی اور بیکری کے انچارج نے اپنے مالک کا گناہ کیا۔ فرعون کو دونوں افسروں پر غصہ آ گیا۔ اُس نے اُنہیں قیدخانے میں ڈال دیا جس میں یوسف تھا۔ وہاں وہ کافی دیر تک رہے۔

ایک رات دونوں نے خواب دیکھا۔ جب یوسف صبح کے وقت اُن کے پاس آیا تو وہ دبے ہوئے نظر آئے۔ اُس نے اُن سے پوچھا، "آج آپ کیوں اِتنے پریشان ہیں؟"

اُنہوں نے جواب دیا، "ہم دونوں نے خواب دیکھا ہے، اور کوئی نہیں جو ہمیں اُن کا مطلب بتائے۔"

یوسف نے کہا، "خوابوں کی تعبیر تو اللّٰہ کا کام ہے۔ ذرا مجھے اپنے خواب تو سنائیں۔"

جب سردار ساقی نے اپنا خواب سنایا تو یوسف نے کہا، ”تین دن کے بعد فرعون آپ کو بحال کر لے گا۔ آپ کو پہلی ذمہ داری واپس مل جائے گی۔لیکن جب آپ بحال ہو جائیں تو میرا خیال کریں۔ مہربانی کر کے بادشاہ کے سامنے میرا ذکر کریں تاکہ مَیں یہاں سے رِہا ہو جاؤں۔ کیونکہ مجھے عبرانیوں کے ملک سے اِغوا کر کے یہاں لایا گیا ہے، اور یہاں بھی مجھ سے کوئی ایسی غلطی نہیں ہوئی کہ مجھے اِس گڑھے میں پھینکا جاتا۔“

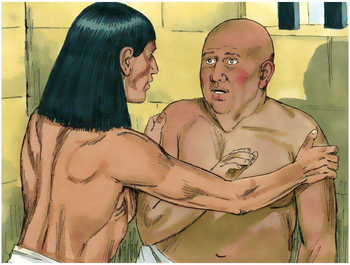

تب شاہی بیکری کے انچارج نے اپنا خواب سنایا۔ لیکن یوسف نے افسوس سے کہا، ” تین دن کے بعد ہی فرعون آپ کو قیدخانے سے نکال کر درخت سے لٹکا دے گا۔“

اور ایسا ہی ہوا۔ تین دن کے بعد بادشاہ نے سردار ساقی کو پہلے والی ذمہ داری دی۔ لیکن بیکری کے انچارج کو سزائے موت دے

کر درخت سے لٹکا دیا گیا۔ سب کچھ ویسا ہی ہوا جیسا یوسف نے کہا تھا۔ لیکن سردار ساقی نے یوسف کا خیال نہ کیا بلکہ اُسے بھول ہی گیا۔

بادشاہ کے خواب

دو سال گزر گئے۔ ایک رات بادشاہ نے خواب دیکھا۔ وہ دریائے نیل کے کنارے کھڑا تھا۔ اچانک دریا میں سے سات خوب صورت اور موٹی گائیں نکل کر سرکنڈوں میں چرنے لگیں۔ اُن کے بعد سات اَور گائیں نکل آئیں۔ لیکن وہ بدصورت اور دُبلی پتلی تھیں، اور وہ پہلی سات خوب صورت اور موٹی موٹی گائیوں کو کھا گئیں۔ اِس کے بعد

مصر کا بادشاہ جاگ اُٹھا۔ پھر وہ دوبارہ سو گیا۔ اِس دفعہ اُس نے ایک اَور خواب دیکھا۔ اناج کے ایک پودے پر سات موٹی موٹی اور اچھی اچھی بالیں لگی تھیں۔ پھر سات اَور بالیں پھوٹ نکلیں جو دُبلی پتلی اور مشرقی ہَوا سے جُھلسی ہوئی تھیں۔ اناج کی سات دُبلی پتلی بالوں نے سات موٹی اور خوب صورت بالوں کو نگل لیا۔ پھر فرعون جاگ اُٹھا۔

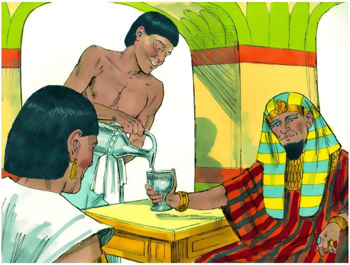

صبح ہوئی تو وہ پریشان تھا، اِس لئے اُس نے مصر کے تمام جادوگروں اور عالِموں کو بُلایا۔ اُس نے اُنہیں اپنے خواب سنائے، لیکن کوئی بھی اُن کی تعبیر نہ کر سکا۔ پھر سردار ساقی کو یوسف یاد آیا۔ اُس نے فرعون کو بتایا کہ جب مَیں بیکری کے اِنچارج کے ساتھ جیل میں تھا تو ہم دونوں نے خواب دیکھے۔ وہاں ایک نوجوان بنام یوسف

تھا جس نے ہمیں اُن کا مطلب بتا دیا۔ اور جو کچھ بھی اُس نے بتایا سب کچھ ویسا ہی ہوا۔

یہ سن کر فرعون نے یوسف کو بُلایا، اور اُسے جلدی سے قیدخانے سے لایا گیا۔ بادشاہ نے کہا، ”مَیں نے خواب دیکھا ہے، اور یہاں کوئی نہیں جو اُس کی تعبیر کر سکے۔ لیکن سنا ہے کہ تُو خواب کو سن کر اُس کا مطلب بتا سکتا ہے۔“

یوسف نے جواب دیا، ”یہ میرے اختیار میں نہیں ہے۔ لیکن اللہ ہی بادشاہ کو سلامتی کا پیغام دے گا۔“

تب فرعون نے اپنے خواب سنائے۔

یوسف نے بادشاہ سے کہا، ”دونوں خوابوں کا ایک ہی مطلب ہے۔ اِن سے اللہ نے ظاہر کیا ہے کہ وہ کیا کچھ کرنے کو ہے۔ سات سال آئیں گے جن کے دوران مصر کے پورے ملک میں کثرت سے

پیداوار ہو گی۔ اُس کے بعد سات سال کال پڑے گا۔ کال اِتنا شدید ہو گا کہ لوگ بھول جائیں گے کہ پہلے اِتنی کثرت تھی۔ کیونکہ کال ملک کو تباہ کر دے گا۔ اب بادشاہ کسی سمجھ دار اور دانش مند آدمی کو ملکِ مصر کا انتظام سونپیں۔ اِس کے علاوہ وہ ایسے آدمی مقرر کریں جو سات اچھے سالوں کے دوران ہر فصل کا پانچواں حصہ لیں۔ وہ اُن اچھے سالوں کے دوران خوراک جمع کریں۔ بادشاہ اُنہیں اختیار دیں کہ وہ شہروں میں گودام بنا کر اناج کو محفوظ کر لیں۔ یہ خوراک کال کے اُن سات سالوں کے لئے مخصوص کی جائے جو مصر میں آنے والے ہیں۔ یوں ملک تباہ نہیں ہو گا۔“

یوسف کو مصر پر حاکم مقرر کیا جاتا ہے

یہ منصوبہ بادشاہ اور اُس کے افسران کو اچھا لگا۔ اُس نے اُن سے کہا، ”ہمیں اِس کام کے لئے یوسف سے زیادہ لائق آدمی نہیں ملے گا۔ اُس میں اللہ کی روح ہے۔“

بادشاہ نے یوسف سے کہا، ”اللہ نے یہ سب کچھ تجھ پر ظاہر کیا ہے، اِس لئے کوئی بھی تجھ سے زیادہ سمجھ دار اور دانش مند نہیں ہے۔

مَیں تجھے اپنے محل پر مقرر کرتا ہوں۔ میری تمام رعایا تیرے تابع رہے گی۔ تیرا اختیار صرف میرے اختیار سے کم ہو گا۔ اب مَیں تجھے پورے ملکِ مصر پر حاکم مقرر کرتا ہوں۔“

سب کچھ ویسا ہوا جیسا یوسف نے فرمایا تھا۔ سات اچھے سالوں کے دوران ملک میں نہایت اچھی فصلیں اُگیں۔ یوسف نے

تمام خوراک جمع کر کے شہروں میں محفوظ کر لی۔ ہر شہر میں اُس نے ارد گرد کے کھیتوں کی پیداوار محفوظ رکھی۔

پھر کال کے سات سال شروع ہوئے جس طرح یوسف نے کہا تھا۔ تمام دیگر ممالک میں بھی کال پڑ گیا، لیکن مصر میں وافر خوراک پائی جاتی تھی۔ جب کال پوری دنیا میں پھیل گیا تو یوسف نے اناج کے گودام کھول کر مصریوں کو اناج بیچ دیا۔ کیونکہ کال کے باعث ملک کے حالات بہت خراب ہو گئے تھے۔ تمام ممالک سے بھی لوگ اناج

خریدنے کے لئے یوسف کے پاس آئے، کیونکہ پوری دنیا سخت کال کی گرفت میں تھی۔

یوسف کے بھائی مصر میں

جب یعقوب کو معلوم ہوا کہ مصر میں اناج ہے تو اُس نے اپنے بیٹوں سے کہا، ”تم کیوں ایک دوسرے کا منہ تکتے ہو؟ سنا ہے کہ مصر میں اناج ہے۔ وہاں جا کر ہمارے لئے کچھ خرید لاؤ تاکہ ہم بھوکے نہ مریں۔“ تب یوسف کے دس بھائی اناج خریدنے کے لئے مصر گئے۔

لیکن یعقوب نے یوسف کے سگے بھائی بن یمین کو ساتھ نہ بھیجا، کیونکہ اُس نے کہا، ”ایسا نہ ہو کہ اُسے جانی نقصان پہنچے۔“

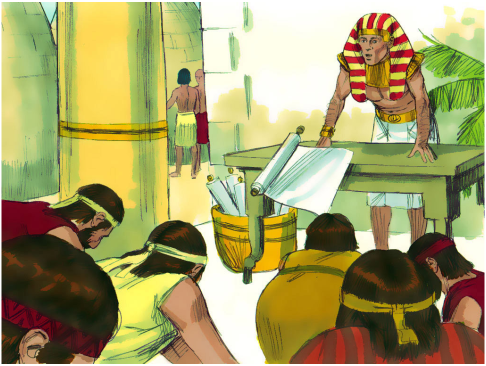

یوسف مصر کے حاکم کی حیثیت سے لوگوں کو اناج بیچتا تھا، اِس لئے اُس کے بھائی آ کر اُس کے سامنے منہ کے بل جھک گئے۔ گو یوسف نے اپنے بھائیوں کو پہچان لیا، لیکن اُنہوں نے اُسے نہ پہچانا۔ اُسے وہ خواب یاد آئے جو اُس نے اُن کے بارے میں دیکھے تھے۔ اُس نے کہا، ”تم جاسوس ہو۔ تم یہ دیکھنے آئے ہو کہ ہمارا ملک کن کن جگہوں پر غیرمحفوظ ہے۔“

اُنھوں نے کہا، ”جناب، ہرگز نہیں۔ آپ کے غلام غلہ خریدنے آئے ہیں۔ آپ کے خادم کُل بارہ بھائی ہیں۔ ہم ایک ہی آدمی کے بیٹے ہیں جو کنعان میں رہتا ہے۔ سب سے چھوٹا بھائی اِس وقت ہمارے باپ کے پاس ہے جبکہ ایک مر گیا ہے۔“

لیکن یوسف نے اپنا الزام دہرایا، ”ایسا ہی ہے جیسا مَیں نے کہا ہے کہ تم جاسوس ہو۔ مَیں تمھاری باتیں جانچ لوں گا۔ فرعون کی حیات کی قَسم، پہلے تمھارا سب سے چھوٹا بھائی آئے، ورنہ تم اِس جگہ سے کبھی نہیں جا سکو گے۔“

یہ کہہ کر یوسف نے اُنھیں تین دن کے لئے قیدخانے میں ڈال دیا۔ تیسرے دن اُس نے اُن سے کہا، ”مَیں اللہ کا خوف مانتا ہوں، اِس لئے تم کو ایک شرط پر جیتا چھوڑوں گا۔ تم میں سے ایک یہاں قیدخانے میں رہے جبکہ باقی سب اناج لے کر اپنے بھوکے گھر والوں کے پاس واپس جائیں۔ لیکن لازم ہے کہ تم اپنے سب سے چھوٹے بھائی کو میرے پاس لے آؤ۔ صرف اِس سے تمھاری باتیں سچ ثابت ہوں گی اور تم موت سے بچ جاؤ گے۔“

یوسف کے بھائی آپس میں کہنے لگے، "بے شک یہ ہمارے اپنے بھائی پر ظلم کی سزا ہے۔ جب وہ التجا کر رہا تھا کہ مجھ پر رحم کریں

تو ہم نے اُس کی بڑی مصیبت دیکھ کر بھی اُس کی نہ سنی۔ اِس لئے یہ مصیبت ہم پر آ گئی ہے۔" اُنہیں معلوم نہیں تھا کہ یوسف ہماری باتیں سمجھ سکتا ہے، کیونکہ وہ مترجم کی معرفت اُن سے بات کرتا تھا۔ یہ باتیں سن کر وہ اُنہیں چھوڑ کر رونے لگا۔ پھر وہ سنبھل کر واپس آیا۔ اُس نے شمعون کو چن کر اُسے اُن کے سامنے ہی باندھ لیا۔

یوسف کے بھائی کنعان واپس جاتے ہیں

یوسف نے حکم دیا کہ ملازم اُن کی بوریاں اناج سے بھر کر ہر ایک بھائی کے پیسے اُس کی بوری میں واپس رکھ دیں اور اُنہیں سفر کے لئے کھانا بھی دیں۔ اُنہوں نے ایسا ہی کیا۔ پھر یوسف کے بھائی اپنے

گدھوں پر اناج لاد کر روانہ ہو گئے۔ ملکِ کنعان میں اپنے باپ کے پاس پہنچ کر اُنہوں نے اُسے سب کچھ سنایا جو اُن کے ساتھ ہوا تھا۔

لیکن جب اُنہوں نے اپنی بوریوں سے اناج نکال دیا تو دیکھا کہ ہر ایک کی بوری میں اُس کے پیسوں کی تھیلی رکھی ہوئی ہے۔ یہ پیسے دیکھ کر وہ خود اور اُن کا باپ ڈر گئے۔ اُن کے باپ نے اُن سے کہا، ”تم نے مجھے میرے بچوں سے محروم کر دیا ہے۔ یوسف نہیں رہا، شمعون بھی نہیں رہا اور اب تم بن یمین کو بھی مجھ سے چھیننا چاہتے ہو۔ سب کچھ میرے خلاف ہے۔“

بن یمین کے ہمراہ دوسرا سفر

کال نے زور پکڑا۔ جب مصر سے لایا گیا اناج ختم ہو گیا تو یعقوب نے کہا، ”اب واپس جا کر ہمارے لئے کچھ اَور غلہ خرید لاؤ۔“

لیکن یہوداہ نے کہا، ”اُس مرد نے سختی سے کہا تھا، ’تم صرف اِس صورت میں میرے پاس آ سکتے ہو کہ تمہارا بھائی ساتھ ہو۔‘ اگر آپ ہمارے بھائی کو ساتھ بھیجیں تو پھر ہم جا کر آپ کے لئے غلہ خریدیں گے ورنہ نہیں۔ کیونکہ اُس آدمی نے کہا تھا کہ ہم صرف اِس صورت میں اُس کے پاس آ سکتے ہیں کہ ہمارا بھائی ساتھ ہو۔“

تب اُن کے باپ نے کہا، ”اگر اَور کوئی صورت نہیں تو اِس ملک کی بہترین پیداوار میں سے کچھ تحفے کے طور پر لے کر اُس آدمی کو دے دو۔ اپنے ساتھ دُگنی رقم لے کر جاؤ، کیونکہ تمہیں وہ پیسے واپس کرنے ہیں جو تمہاری بوریوں میں رکھے گئے تھے۔ شاید کسی سے غلطی ہوئی ہو۔ اپنے بھائی کو لے کر سیدھے واپس پہنچنا۔ اللہ قادرِ مطلق کرے کہ یہ آدمی تم پر رحم کر کے بن یمین اور تمہارے دوسرے بھائی کو واپس بھیجے۔ جہاں تک میرا تعلق ہے، اگر مجھے اپنے بچوں سے محروم ہونا ہے تو ایسا ہی ہو۔“

جب یوسف نے بن یمین کو اُن کے ساتھ دیکھا تو اُس نے اپنے گھر پر مقرر ملازم سے کہا، ”اِن آدمیوں کو میرے گھر لے جاؤ تاکہ وہ دوپہر کا کھانا میرے ساتھ کھائیں۔ جانور کو ذبح کر کے کھانا تیار کرو۔“

جب اُنہیں اُس کے گھر پہنچایا جا رہا تھا تو وہ ڈر کر سوچنے لگے، ”ہمیں اُن پیسوں کے سبب سے یہاں لایا جا رہا ہے جو پہلی دفعہ ہماری بوریوں میں واپس کئے گئے تھے۔ وہ ہم پر اچانک حملہ کر کے ہمارے گدھے چھین لیں گے اور ہمیں غلام بنا لیں گے۔“

اِس لئے گھر کے دروازے پر پہنچ کر اُنھوں نے گھر پر مقرر ملازم سے بات کر کے پیسے واپس دینے کی کوشش کی۔ لیکن ملازم نے کہا، ”فکر نہ کریں۔ آپ کے اور آپ کے باپ کے خدا نے آپ کے لئے آپ کی بوریوں میں یہ خزانہ رکھا ہو گا۔ بہر حال مجھے آپ کے پیسے مل گئے ہیں۔“

ملازم شمعون کو اُن کے پاس باہر لے آیا۔ پھر اُس نے بھائیوں کو یوسف کے گھر میں لے جا کر اُنہیں پاؤں دھونے کے لئے پانی اور گدھوں کو چارا دیا۔ اُنھوں نے اپنے تحفے تیار رکھے، کیونکہ اُنہیں بتایا گیا، ”یوسف دوپہر کا کھانا آپ کے ساتھ ہی کھائے گا۔“

جب یوسف گھر پہنچا تو وہ اپنے تحفے لے کر اُس کے سامنے آئے اور منہ کے بل جھک گئے۔ اُس نے اُن سے خیریت دریافت کی اور پھر کہا، ”تم نے اپنے بوڑھے باپ کا ذکر کیا۔ کیا وہ ٹھیک ہیں؟ کیا وہ اب تک زندہ ہیں؟“

اُنھوں نے جواب دیا، ”جی، آپ کے خادم ہمارے باپ اب تک زندہ ہیں۔“ وہ دوبارہ منہ کے بل جھک گئے۔

جب یوسف نے اپنے سگے بھائی بن یمین کو دیکھا تو اُس نے کہا، "کیا یہ تمہارا سب سے چھوٹا بھائی ہے جس کا تم نے ذکر کیا تھا؟ بیٹا، اللہ کی نظرِ کرم تم پر ہو۔" یوسف اپنے بھائی کو دیکھ کر اِتنا متاثر ہوا کہ وہ رونے کو تھا، اِس لئے وہ جلدی سے وہاں سے نکل کر اپنے سونے کے کمرے میں گیا اور رو پڑا۔ پھر وہ اپنا منہ دھو کر واپس آیا۔ اپنے آپ پر قابو پا کر اُس نے حکم دیا کہ نوکر کھانا لے آئیں۔ نوکروں نے اُنہیں یوسف کی میز پر سے کھانا لے کر کھلایا۔ لیکن بن یمین کو دوسروں کی نسبت پانچ گُنا زیادہ ملا۔ یوں اُنہوں نے یوسف کے ساتھ جی بھر کر کھایا اور پیا۔

گم شدہ پیالہ

یوسف نے گھر پر مقرر ملازم کو حکم دیا، "اُن مردوں کی بوریاں خوراک سے اُتنی بھر دینا جتنی وہ اُٹھا کر لے جا سکیں۔ ہر ایک کے پیسے اُس کی اپنی بوری کے منہ میں رکھ دینا۔ سب سے چھوٹے بھائی کی بوری میں

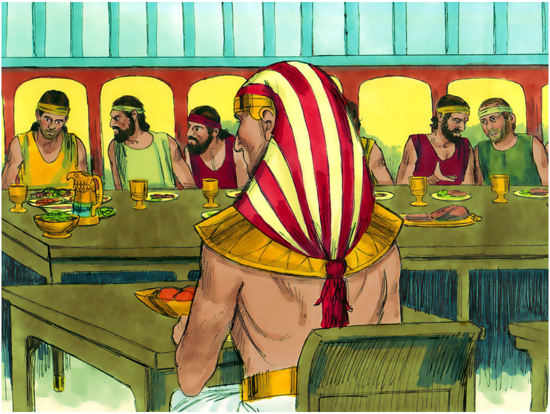

نہ صرف پیسے بلکہ میرے چاندی کے پیالے کو بھی رکھ دینا۔“ ملازم نے ایسا ہی کیا۔

اگلی صبح جب پَو پھٹنے لگی تو بھائیوں کو اُن کے گدھوں سمیت رُخصت کر دیا گیا۔ وہ ابھی شہر سے نکل کر دُور نہیں گئے تھے کہ یوسف نے اپنے گھر پر مقرر ملازم سے کہا، ”جلدی کرو۔ اُن آدمیوں کا تعاقب کرو۔ اُن کے پاس پہنچ کر یہ پوچھنا، ’آپ نے ہماری بھلائی کے جواب میں غلط کام کیوں کیا ہے؟ آپ نے میرے مالک کا

چاندی کا پیالہ کیوں چُرایا ہے؟ اُس سے وہ نہ صرف پیتے ہیں بلکہ اُسے غیب دانی کے لئے بھی استعمال کرتے ہیں۔ آپ ایک نہایت سنگین جرم کے مرتکب ہوئے ہیں‘۔“

جب ملازم بھائیوں کے پاس پہنچا تو اُس نے اُن سے یہی باتیں کیں۔ جواب میں اُنہوں نے کہا، ”ہمارے مالک ایسی باتیں کیوں کرتے ہیں؟ کبھی نہیں ہو سکتا کہ آپ کے خادم ایسا کریں۔ آپ تو جانتے ہیں کہ ہم ملکِ کنعان سے وہ پیسے واپس لے آئے جو ہماری بوریوں میں تھے۔ تو پھر ہم کیوں آپ کے مالک کے گھر سے چاندی یا سونا چُرائیں گے؟ اگر وہ آپ کے خادموں میں سے کسی کے پاس مل جائے تو اُسے مار ڈالا جائے اور باقی سب آپ کے غلام بنیں۔“

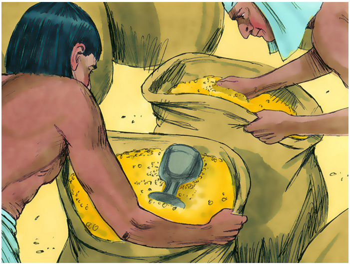

ملازم نے کہا، ”ٹھیک ہے ایسا ہی ہو گا۔ لیکن صرف وہی میرا غلام بنے گا جس نے پیالہ چُرایا ہے۔ باقی سب آزاد ہیں۔“

اُنھوں نے جلدی سے اپنی بوریاں اُتار کر زمین پر رکھ دیں۔ ہر ایک نے اپنی بوری کھول دی۔ ملازم بوریوں کی تلاشی لینے لگا۔ وہ بڑے بھائی سے شروع کر کے آخر کار سب سے چھوٹے بھائی تک پہنچ گیا۔ اور وہاں بن یمین کی بوری میں سے پیالہ نکلا۔ بھائیوں نے یہ دیکھ کر پریشانی میں اپنے لباس پھاڑ لئے۔ وہ اپنے گدھوں کو دوبارہ لاد کر شہر واپس آ گئے۔

جب یہوداہ اور اُس کے بھائی یوسف کے گھر پہنچے تو وہ ابھی وہیں تھا۔ وہ اُس کے سامنے منہ کے بل گر گئے۔ یوسف نے کہا، ”یہ تم نے کیا کِیا ہے؟ کیا تم نہیں جانتے کہ مجھ جیسا آدمی غیب کا علم رکھتا ہے؟“

یہوداہ نے کہا، ”جنابِ عالی، ہم کیا کہیں؟ اب ہم اپنے دفاع میں کیا کہیں؟ اللہ ہی نے ہمیں قصوروار ٹھہرایا ہے۔ اب ہم سب آپ کے غلام ہیں، نہ صرف وہ جس کے پاس سے پیالہ مل گیا۔“

یوسف نے کہا، ”اللہ نہ کرے کہ مَیں ایسا کروں، بلکہ صرف وہی میرا غلام ہو گا جس کے پاس پیالہ تھا۔ باقی سب سلامتی سے اپنے باپ کے پاس واپس چلے جائیں۔“

یہوداہ بن یمین کی سفارش کرتا ہے

لیکن یہوداہ نے یوسف کے قریب آ کر کہا، ”میرے مالک، مہربانی کر کے اپنے بندے کو ایک بات کرنے کی اجازت دیں۔ اگر مَیں اپنے باپ کے پاس جاؤں اور وہ دیکھیں کہ لڑکا میرے ساتھ نہیں ہے تو وہ دم توڑ دیں گے۔ اُن کی زندگی اِس قدر لڑکے کی زندگی پر منحصر ہے اور وہ اِتنے بوڑھے ہیں کہ ہم ایسی حرکت سے اُنہیں قبر تک پہنچا دیں گے۔ نہ صرف یہ بلکہ مَیں نے باپ سے کہا، ’مَیں خود اِس

کا ضامن ہوں گا۔ اگر مَیں اِسے سلامتی سے واپس نہ پہنچاؤں تو پھر مَیں زندگی کے آخر تک قصوروار ٹھہروں گا۔‘ اب اپنے خادم کی گزارش سنیں۔ مَیں یہاں رہ کر اِس لڑکے کی جگہ غلام بن جاتا ہوں، اور وہ دوسرے بھائیوں کے ساتھ واپس چلا جائے۔

یوسف اپنے آپ کو ظاہر کرتا ہے

یہ سن کر یوسف اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکا۔ اُس نے اونچی آواز سے حکم دیا کہ تمام ملازم کمرے سے نکل جائیں۔ کوئی اَور شخص کمرے میں نہیں

تھا جب یوسف نے اپنے بھائیوں کو بتایا کہ وہ کون ہے۔ وہ اِتنے زور سے رو پڑا کہ مصریوں نے اُس کی آواز سنی اور فرعون کے گھرانے کو پتا چل گیا۔ یوسف نے اپنے بھائیوں سے کہا، ”مَیں یوسف ہوں۔ کیا میرا باپ اب تک زندہ ہے؟“

لیکن اُس کے بھائی یہ سن کر اِتنے گھبرا گئے کہ وہ جواب نہ دے سکے۔

پھر یوسف نے کہا، ”میرے قریب آؤ۔“ وہ قریب آئے تو اُس نے کہا، ”مَیں تمہارا بھائی یوسف ہوں جسے تم نے بیچ کر مصر بھجوایا۔ اب میری بات سنو۔ نہ گھبراؤ اور نہ اپنے آپ کو الزام دو کہ ہم نے یوسف کو بیچ دیا۔ **اصل میں اللہ نے خود مجھے تمہارے آگے یہاں بھیج دیا تاکہ ہم سب بچے رہیں۔** یہ کال کا دوسرا سال ہے۔ پانچ اَور سال کے دوران نہ ہَل چلے گا، نہ فصل کٹے گی۔ **اللہ نے مجھے تمہارے آگے بھیجا تاکہ دنیا میں تمہارا ایک بچا کھچا حصہ محفوظ رہے اور تمہاری جان ایک بڑی مخلصی کی معرفت چھوٹ جائے۔ چنانچہ تم نے مجھے یہاں نہیں بھیجا بلکہ اللہ نے۔** اُس نے مجھے فرعون کا باپ، اُس کے پورے گھرانے

کا مالک اور مصر کا حاکم بنا دیا ہے۔ اب جلدی سے میرے باپ کے پاس واپس جا کر اُن سے کہو، 'آپ کا بیٹا یوسف آپ کو اطلاع دیتا ہے کہ اللّٰہ نے مجھے مصر کا مالک بنا دیا ہے۔ میرے پاس آ جائیں، دیر نہ کریں۔ آپ جشن کے علاقے میں رہ سکتے ہیں۔ وہاں آپ میرے قریب ہوں گے، آپ، آپ کی آل اولاد، گائےبَیل، بھیڑبکریاں اور جو کچھ بھی آپ کا ہے۔ وہاں مَیں آپ کی ضروریات پوری کروں گا، کیونکہ کال کو ابھی پانچ سال اَور لگیں گے۔ ورنہ آپ، آپ کے گھر والے اور جو بھی آپ کے ہیں بدحال ہو جائیں گے۔'"

یہ کہہ کر وہ اپنے بھائی بن یمین کو گلے لگا کر رو پڑا۔ بن یمین بھی اُس کے گلے لگ کر رونے لگا۔ پھر یوسف نے روتے ہوئے اپنے ہر ایک بھائی کو بوسہ دیا۔ اِس کے بعد اُس کے بھائی اُس کے ساتھ باتیں کرنے لگے۔

تب وہ مصر سے روانہ ہو کر ملکِ کنعان میں اپنے باپ کے پاس پہنچے۔ اُنہوں نے اُس سے کہا، ”یوسف زندہ ہے! وہ پورے مصر کا حاکم ہے۔“ لیکن یعقوب ہکا بکا رہ گیا، کیونکہ اُسے یقین نہ آیا۔ تاہم اُنہوں نے اُسے سب کچھ بتایا جو یوسف نے اُن سے کہا تھا، اور

اُس نے خود وہ گاڑیاں دیکھیں جو یوسف نے اُسے مصر لے جانے کے لئے بھجوا دی تھیں۔ پھر یعقوب کی جان میں جان آ گئی، اور اُس نے کہا، "میرا بیٹا یوسف زندہ ہے! یہی کافی ہے۔ مرنے سے پہلے مَیں جا کر اُس سے ملوں گا۔"

یعقوب مصر جاتا ہے

یعقوب سب کچھ لے کر روانہ ہوا۔ مصر پہنچ کر یعقوب نے یہوداہ کو اپنے آگے یوسف کے پاس بھیجا تاکہ وہ جشن میں اُن سے ملے۔ جب وہ وہاں پہنچے تو یوسف اپنے رتھ پر سوار ہو کر اپنے باپ سے ملنے کے لئے جشن گیا۔ اُسے دیکھ کر وہ اُس کے گلے لگ کر کافی دیر روتا

رہا۔ یعقوب نے یوسف سے کہا، ”اب مَیں مرنے کے لئے تیار ہوں، کیونکہ مَیں نے خود دیکھا ہے کہ تُو زندہ ہے۔“

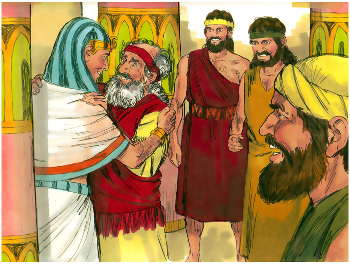

بادشاہ نے یوسف سے کہا، ”تیرا باپ اور بھائی تیرے پاس آ گئے ہیں۔ ملکِ مصر تیرے سامنے کھلا ہے۔ اُنہیں بہترین جگہ پر آباد کر۔ وہ جشن میں رہیں۔ اور اگر اُن میں سے کچھ ہیں جو خاص قابلیت رکھتے ہیں تو اُنہیں میرے مویشیوں کی نگہ داشت پر رکھ۔“

پھر یوسف نے اپنے باپ اور بھائیوں کو مصر میں آباد کیا۔ اُس نے اُنہیں رعمسیس کے علاقے میں بہترین زمین دی جس طرح بادشاہ نے حکم دیا تھا۔ یوسف اپنے باپ کے پورے گھرانے کو خوراک مہیا کرتا رہا۔ ہر خاندان کو اُس کے بچوں کی تعداد کے مطابق خوراک ملتی رہی۔

یعقوب کا انتقال

پھر یعقوب نے اپنے بیٹوں کو حکم دیا، "اب مَیں کوچ کر کے اپنے باپ دادا سے جا ملوں گا۔ مجھے میرے باپ دادا کے سات دفنانا ۔"
اِن ہدایات کے بعد یعقوب نے اپنے پاؤں بستر پر سمیٹ لئے اور دم چھوڑ کر اپنے باپ دادا سے جا ملا۔

یعقوب کو دفن کیا جاتا ہے

چنانچہ یوسف اپنے باپ کو دفنانے کے لئے کنعان روانہ ہوا۔ بادشاہ کے تمام ملازم، محل کے بزرگ اور پورے مصر کے بزرگ اُس کے ساتھ تھے۔ یوسف کے گھرانے کے افراد، اُس کے بھائی اور اُس کے باپ کے گھرانے کے لوگ بھی ساتھ گئے۔ یوں یعقوب کے

بیٹوں نے اپنے باپ کا حکم پورا کیا۔ اِس کے بعد یوسف، اُس کے بھائی اور باقی تمام لوگ جو جنازے کے لئے ساتھ گئے تھے مصر کو لوٹ آئے۔

یوسف اپنے بھائیوں کو تسلی دیتا ہے

تب یوسف کے بھائی ڈر گئے۔ اُنہوں نے کہا، "خطرہ ہے کہ اب یوسف ہمارا تعاقب کر کے اُس غلط کام کا بدلہ لے جو ہم نے اُس کے ساتھ کیا تھا۔ پھر کیا ہو گا؟" یہ سوچ کر اُنہوں نے یوسف کو خبر بھیجی، "آپ کے باپ نے مرنے سے پیشتر ہدایت دی کہ یوسف کو بتانا، 'اپنے بھائیوں کے اُس غلط کام کو معاف کر دینا جو اُنہوں نے تمہارے ساتھ کیا۔' اب ہمیں جو آپ کے باپ کے خدا کے پیروکار ہیں معاف کر دیں۔"

یہ خبر سن کر یوسف رو پڑا۔ پھر اُس کے بھائی خود آئے اور اُس کے سامنے گر گئے۔ اُنہوں نے کہا، "ہم آپ کے خادم ہیں۔"

لیکن یوسف نے کہا، "مت ڈرو۔ کیا مَیں اللہ کی جگہ ہوں؟ ہرگز نہیں! تم نے مجھے نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا تھا، لیکن اللہ نے اُس سے بھلائی پیدا کی۔ اور اب اِس کا مقصد پورا ہو رہا ہے۔ بہت سے لوگ موت سے بچ رہے ہیں۔ چنانچہ اب ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مَیں تمہیں اور تمہارے بچوں کو خوراک مہیا کرتا رہوں گا۔"

یوں یوسف نے اُنہیں تسلی دی اور اُن سے نرمی سے بات کی۔

مصر میں رہتے ہوئے یوسف اور اُس کے بھائیوں کے بہت بچے پیدا ہوئے۔ ہوتے ہوتے اُن کی اولاد پھلے پھولے اور تعداد میں بہت بڑھ گئے۔ نتیجے میں وہ نہایت ہی طاقت ور ہو گئے۔ پورا ملک اُن سے بھر گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم سے اپنا وعدہ پورا کیا تھا کہ مَیں تجھے برکت دوں گا اور تیری اولاد کو آسمان کے ستاروں اور ساحل کی ریت کی طرح بے شمار ہونے دوں گا۔

سوال

- جب یوسف کے بھائی مصر آئے تو کیا یوسف نے اُن سے بدلہ لیا؟
  - ◄ نہیں۔
- کیوں نہیں؟
  - ◄ گو اُنہوں نے اُسے بہت دُکھ پہنچایا تھا لیکن یوسف کو یہ تجربہ ہوا تھا کہ

> خدا میرے بارے میں نیک ارادہ رکھتا ہے۔

گو دوسرے مجھے نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھیں، لیکن اللہ اِس سے بھلائی پیدا کرتا ہے۔

- اِس تجربے نے یوسف کو خدا کے بارے میں کیا سکھایا؟
  - ◄ اِس تجربے نے اُسے سکھایا کہ تُو اللہ پر پورا بھروسا رکھ سکتا ہے، چاہے وقت اچھا ہو یا بُرا۔ اور چونکہ خدا اُس کے بارے میں اچھا ارادہ رکھتا تھا اِس لئے یوسف اپنے بھائیوں کو معاف کر کے کہہ سکتا تھا کہ

> تم نے مجھے نقصان پہنچانے کا ارادہ کیا تھا،
> لیکن اللہ نے اُس سے بھلائی پیدا کی۔
> اور اب اِس کا مقصد پورا ہو رہا ہے۔
> بہت سے لوگ موت سے بچ رہے ہیں۔

- کیا اللہ ہمارے بارے میں نیک یا بُرا ارادہ رکھتا ہے؟
  - ◄ اللہ ہمارے بارے میں بھی نیک ارادہ رکھتا ہے۔ وہ ہمیں ابدی زندگی اور اپنے ساتھ رفاقت بخشنا چاہتا ہے۔

قدیم زمانے کے نبی بھی جانتے تھے کہ اللہ ہمارے بارے میں اچھا ارادہ رکھتا ہے، گو کبھی کبھار ہماری زندگی مشکل ہوتی ہے۔ عین اُس وقت جب ہمیں دقت اور تکلیف محسوس ہوتی ہے اللہ ہمیں تسلی دیتا ہے۔ وہ ہمیں تقویت دے کر ہماری مدد کرتا ہے۔ یوں یسعیاہ نبی فرماتا ہے،

> رب الافواج [...] زبردست مشوروں اور کامل حکمت کا منبع ہے۔ (یسعیاہ 29:28)

بعد میں پولس رسول فرماتے ہیں،

> ہم جانتے ہیں کہ جو اللہ سے محبت رکھتے ہیں
> اُن کے لئے سب کچھ مل کر بھلائی کا باعث
> بنتا ہے،
> اُن کے لئے جو اُس کے ارادے کے مطابق
> بُلائے گئے ہیں۔ (رومیوں 8:28)

آئیے ہم روز بہ روز اپنے آپ کو اِس عظیم خدا کے سپرد کریں۔

جو توریت میں تفصیل سے یوسف اور اُس کے بھائیوں کے بارے میں پڑھنا چاہے وہ پیدائش 37 اور 39 – 50 میں پڑھے۔